مکتوب مولانا نور اللہ بڈھانویؒ بنام حضرت شاہ سید ابو سعید حسنیؒ

مجمع عائد فضائل معدن محاسن و فضائل، سیادت و کرامت مآب سعادت و کمالات انتساب مکرمی جسرمانی میر سید ابو سعید سلمہ اللہ المجید۔ از فقیر نور اللہ بعد سلام نیاز مطالعہ فرمایند۔ ملاطفت نامہ وصول فرمود ابتہاج و سرور بخشید با طاعدی بزرگان بشارت سعادت است الحمد للہ علی ذلک۔ اکثر اوقات بذکر اخلاق و اشفاق رطب اللسان است اللہ تعالیٰ بجمعیت قلبی و قالبی محفوظ دارد و والد نامر مہربان محفوظ۔ از مژدۂ عزم قدوم میمنت لزوم اشتیاق دیدار فرحت آثار دوبالا شد۔ اللہ تعالیٰ زود بوجہ احسن مشتاقان را بملاقات سامی مسعود سازد۔ بالجملہ فقیر بجائے غیر مشغول ماندہ است متوبہ مجیب۔ و نام شخصے کہ از اقربائے آنجانب است محمد راجی است اگر آنجا باشد البتہ پیش خود طلبیدہ فرمایند کہ خیر خیریت بنویسد۔ نیاز مند عطاء اللہ مع بالولد و قاضی محمود میاں سراج الدین و دیگر اعزہ سلام نیاز میرسانند۔

---

۱ الشیخ العالم الکبیر المحدث نور اللہ الصدیقی البرہانوی احد فحول العلماء — آپ قصبہ بڈھانہ ضلع مظفر نگر میں پیدا ہوئے وہیں نشو و نما پائی بچپن ہی سے تحصیل علم میں مشغول ہوئے۔ تحصیل علم ہی کے لئے دہلی کا سفر کیا اور شیخ الکبیر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کے حلقہ درس میں داخل ہوئے۔ طویل زمانے تک حضرت شاہ صاحبؒ کی تعلیم و تربیت اور فیض صحبت سے مستفیض ہوئے۔ آپ کا شمار اپنے استاد معظم کی حیات ہی میں اکابر علماء میں ہونے لگا تھا۔ حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے آپ سے کتب علم فقہ پڑھیں۔ حضرت شاہ عبدالعزیز آپ کے داماد تھے۔ غالباً ۱۱۸۷ھ میں انتقال ہوا جیسا کہ حضرت شاہ عبدالعزیزؒ کے ایک مکتوب گرامی سے اندازہ ہوتا ہے۔

(نزہۃ الخواطر جلد ۶) حضرت مولانا شاہ عبدالحی ابن ہبۃ اللہ بڈھانویؒ رفیق حضرت سید احمد شہیدؒ انہیں مولانا شاہ نور اللہ بڈھانویؒ کے پوتے تھے۔

قرجیمی ہے۔ مجمع محامد و فضائل ... مکرمی محترمی جناب
ابوسعید صاحب سلمہ اللہ اس فقیر فقیر اللہ کی طرف سے بعد سلام
مطالعہ فرمائیں۔ التفات نامہ وصول ہوا۔ مسرت بخش
بزرگوں کی یاد آوری باعث سعادت ہوتی ہے۔ الحمد للہ علی
ذالک۔ اس فقیر مدت سے آپ کے اخلاق و اشفاق کے تذکرے
میں رطب اللسان رہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو جمعیت
ظاہری و باطنی کے ساتھ نظر رکھے اور اپنی تمام مرضیات سے
نوازے۔ آپ جیسی شریف آدمی کے قصد مبارکہ پڑھ کر
اشتیاق دیدار دو بالا ہو گیا اللہ تعالیٰ جلد بوجہ احسن
خالی علی ملاقات کرائے سے سعادت اندوز فرمائے
بالجملہ فقیر دعائے خیر میں مشغول ہے۔ انہٗ قریب مجیب
اور اس شخص کا نام جو میرے اختیار میں ہے۔ فقط
ہے۔ اگر وہاں ہو تو مجھے پاس بلا کر فرمائیے کہ کم از کم
اپنی خیریت تو لکھ کر بھیج دیجئے۔ عطاء اللہ مع برادران
قاضی صاحب اور میاں سراج الدین نیز دیگر اعزہ
سلام پہنچاتے ہیں۔

(مسلسل)

تنقید و تبصرہ

معارف الحدیث جلد اوّل ، معارف الحدیث جلد دوم

"الرحیم" کے پچھلے شمارے میں معارف الحدیث جلد سوم پر تبصرہ کیا جا چکا ہے۔ زیر نظر کتابوں میں پہلی "کتاب الایمان" ہے۔ اور دوسری مشتمل ہے "کتاب الرقاق و کتاب الاخلاق" پر پہلی جلد میں ان احادیث کے علاوہ جو ایمان سے متعلق ہیں، قیامت، آخرت، جنت، اور دوزخ کی حدیثیں بھی دے دی گئی ہیں۔ یہ سب "ایمان بالیوم الاخر" کے ذیل میں آتی ہیں۔ اس جلد کے شروع میں مولانا حبیب الرحمن اعظمی کا ایک مبسوط مقدمہ ہے، جس میں حدیث و سنت کا دین میں جو مقام ہے، اس پر بحث کی گئی ہے۔ مولانا موصوف کے نزدیک اگرچہ قرآن مجید ہی دین و شریعت کی اصل و اساس ہے لیکن اس کا کام صرف اصول بتانا ہے۔ تفریع و تفصیل اور توضیح و تشریح حدیث و سنت کا وظیفہ ہے۔ حدیث و سنت سے قرآن کے بتائے ہوئے اصولوں کی کس طرح توضیح و تشریح ہوتی ہے، مقدمہ میں اس کی مثالیں دی گئی ہیں۔ اس ضمن میں مولانا اعظمی صاحب نے بجا طور پر فرمایا ہے کہ رسول اکرم علیہ الصلوۃ والسلام اللہ تعالے کے "پیغام رساں" ہونے کے ساتھ اس پیغام کے معلم اور مبین بھی تھے۔ جیسا کہ اس آیت میں ارشاد ہوا ہے :۔ "ھو الذی بعث فی الامیین رسولاً منھم یتلو علیھم ایاتہ ویزکیھم ویعلمھم الکتاب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلالٍ مبین" اس لئے آپؐ نے خداوندی پیغام کی جس طرح عملی تشریح فرمائی، اس کا جاننا بھی ضروری ہے۔ چنانچہ بقول مولانا موصوف "جس طرح متن قرآن حجت ہے اسی طرح اس کی نبوی تشریحات بھی حجت اور واجب القبول ہیں۔"